ذکر الحبیب حبیب

نوشتہ جناب مولوی پیر سراج الحق صاحب نعمانی

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صبح کے وقت بعد نماز سیر کے لیے تشریف لائے۔ جہاں آجکل اصطبل ہے میں بیٹھا ہوا تھا۔ فرمایا چلو باہر۔ پھر آویں۔ مولوی نور الدین صاحب کو بھی بلا لاؤ۔ میں بلانے کے لیے چلا۔ تو مولوی صاحب خود ہی تشریف لے آئے۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا مولوی صاحب اگرچہ آپکو پھرنے چلنے کی زیادہ عادت نہیں۔ آؤ آج تو تھوڑی دور ٹہل آئیں۔ مولوی صاحب نے عرض کیا کہ مجھے ٹہلنے یا پھرنے کی کبھی عادت نہیں اور زیادہ چلنے سے بدن میں گرمی پیدا ہو کر خشکی ہو جاتی ہے اور پیاس لگ جاتی ہے حضرت نے فرمایا کہ پانی کا لوٹا ساتھ لے لیں گے ٹہلنا اچھی بات ہے۔ ٹہلنے سے اعصابی امراض کو فائدہ ہوتا ہے۔ خیر سیر کے لیے چلدیئے اور دو آدمی اور ساتھ ہو لیے اُس زمانہ میں آدمی تھوڑے تھے۔ جب قادیان سے دو سو قدم فاصلہ پر بٹالہ کی سڑک کی طرف پہنچے جہاں ڈھاک کے درخت کھڑے ہیں۔ منجملہ اور باتوں کے ایک بات یہ فرمائی کہ آج رات کو ہمیں الہام ہوا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نورالدین پھر فرمایا کہ چونکہ خدا تعالیٰ نے آپ میں استقامت اور تقوے کی صفت رکھی ہے۔ پس یہ آپ کی نسبت الہام ہے کیونکہ آیت قرآنی کے ختم ہوتے ہی آپ کا نام الہام ہوا اس کے بعد سی رات کو جو اس دن کے ختم ہوتے ہی آئی اور صبح کی نماز پڑھی تو بعد نماز مولوی صاحب نے عرض کیا کہ آج رات مجھے الہام ہوا ہے میری سمجھ میں اسکے معنے نہیں آئے حضرت اقدس علیہ السلام نے مولوی صاحب کا وہ الہام سنکر فرمایا کہ نیا لغت عربی کا ہے لغات کی کتاب میں دیکھکر بتائیں گے۔ مجھے بھی وہ الہام مولوی صاحب کا اس وقت یاد نہیں رہا اور نہ پھر کبھی اس کا ذکر آیا اور ایک روز اسی آیت کے متعلق ذکر فرمایا کہ علماء اسلام سب ثواب عذاب رویت و نزول ملائکہ مابعد ادھار پر رکھا ہوا ہے۔ حالانکہ نقد اور اسی جہان میں سب کچھ دینے کا وعدہ دیا ہے جس قدر انبیاء علیہم السلام اور مومنین کا ذکر آیا۔ یا اُن کے مخالفوں کا قرآن شریف نے بیان کیا ہے۔ وہ دم نقد ہے اور ادھار نہیں رکھا اور سب عذاب و ثواب اور بہشت و دوزخ اور لقاء اللہ اس جہان میں نہیں تو پھر اِن کا اعتبار کیا رہا اور اسلام سے کیا فائدہ پہنچا اور اسلام اور دیگر مذاہب میں کیا تمیز رہی اس آیت میں کہیں موت کا ذکر نہیں رَبُّنَا اللّٰہُ ثواب نما او تناسخ مابعد الموت ملے یوں تو مذاہب بھی اسبات کے قائل ہیں آریہ بھی تناسخ کو جو جزاء و سزا کے رنگ میں بیان کرتے ہیں وہ بھی مابعد الموت ہی کے قائل ہیں۔ جس کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ اگر کوئی کتا بلا یا گدھا خنزیر ایک بدی کرنے پر پہنچا تو شاید

(انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ محمد یعقوب علی تراب احمدی عرفانی پرنٹر و پبلشر و پروپرائٹر چھپا اور تراب منزل سے شائع ہوا)

انکا کوئی قائل ہو جاتا۔ یہ اسلام ہی کی خوبی ہے کہ اسکا پیرو اسی دنیا میں وہ سب کچھ مشاہدہ کر لیتا ہے۔ جو بعد موت کے ہونیوالا ہے۔ ورنہ اودھار سے انسان کیسے تسلی پاسکتا ہے۔ ان وہابیوں کی یہ بڑی غلطی اور محرومی ہے۔ تب ہی تو محروم رہ گئے۔

ڈائری

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

۱۴ مارچ۔ آج حضور ۱۰ بجے کے قریب کل والی چکی پر تشریف لیگئے۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا ہمراہ تھیں۔ عصر تک وہیں ٹھہرے۔ الحمدللہ کہ حضرت ام المومنین کی طبیعت بہ نسبت سابق کے بہت اچھی ہے۔ لیکن حضرت اقدس کو چنداں نمایاں فائدہ نہیں ہوا۔ احباب ان مقدس ہستیوں کی صحت اور درازی عمر کے لیے دعا فرمائیں۔

میری قلم میں ہرگز اسبات کی توفیق نہیں کہ میں ان ستودہ صفات بیوی کے اخلاق کریمہ کا بیان کرسکوں۔ تاہم ایک واقعہ لکھتا ہوں۔ جس سے احباب پر روشن ہوگا۔ کہ یہ وجود اپنی "بھیڑوں" سے کسقدر الفت و محبت رکھتے ہیں کہ حقیقی والدین کی محبتیں اور الفتیں سو جان سے اسپر قربان۔ آج کھانا کھانے کے بعد میں وہیں ذرا دم لینے کو لیٹ گیا (وہ ایسی جگہ تھی کہ میں نظر نہ آتا تھا۔) میری آنکھ لگ گئی اور حضور جب واپس آگئے۔ لیکن میں وہیں سویا ہی رہا۔ دریافت فرمایا کہ فضل الرحمٰن کہاں ہے۔ کسی نے کہا کہ وہ آگے چلا گیا ہے۔ لیکن جب کوئی ۱۰۰ قدم کے فاصلہ پر آکر چکی کو عبور کرنے لگے۔ تو پھر فرمایا کہ اگر وہ آگے ہوتا تو یہاں ملجاتا تا اسپر حضرت ام المومنین نے فرمایا کہ جاؤ۔ اُسے ڈھونڈ کر لاؤ۔ ورنہ میں خود جاؤنگی۔ اللہ اللہ یہ پاک وجود اور اسقدر میرے جیسا گنہگار۔

چنانچہ آپ وہیں ٹھہر گئے۔ اور میری طرف دو آدمی بھیجے اتنے میں مجھے جاگ آگئی اٹھکر دیکھا وہاں کوئی بھی نہیں چنانچہ میں دوڑا۔ اور اُن آدمیوں جنھیں میری پیاری ماں (رضی اللہ عنہا) نے بھیجا تھا۔ قریب ہی آکر ملگیا۔ اسلئے میں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ پیر بھی ہوتے ہیں۔ کیا انکو سوائے اسبات کے کوئی اور بھی فکر ہوتی ہے کہ بس ان کمبختوں کو لوٹ لو۔ مرید تو یہ بن ہی گئے ہیں اب چمڑہ اُتارے بغیر چھوڑنا نہیں۔ لیکن بات اصل میں یہ ہے کہ پیری کی علامات ہی کچھ اور ہوتی ہیں۔ جس سے یہ مجازی پیر کروڑوں کوس دور ہیں۔

۱۵ مارچ:۔ کل جبکہ شام کو سیر سے آرہے تھے۔ تو ایک شخص ملا۔ اُسنے کہا کہ روہی کے کنارے نیل گائے کا شکار بہت ہوتا ہے۔ آپ آئیں میں شکار کھلاؤں گا۔ چنانچہ صبح ہی میں نماز کے بعد چلا گیا۔ تاکہ پہلے ہی جاکر اُسکو گاؤں سے باہر لاؤں۔ اور حضور میرے پیچھے پیچھے مع چند خدام کے آئے۔ لیکن وہ نہ ملا اور معلوم ہوا کہ بوجہ قمار باز ہونیکے آوارہ ہے۔ چنانچہ میں واپس ہوا۔ عرض کیا کہ حضور وہ تو قمار باز تھا۔ فرمایا یہ لوگ واقف بڑے ہوتے ہیں۔ جب کسی مخفی بات کا پتہ چلانا ہو تو ہمیشہ قمار بازوں سے اچھی طرح پتہ لگسکتا ہے کیونکہ ان لوگوں کو ہر قسم کے آدمیوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ اسلیے یہ خوب واقف ہوتے ہیں۔ آج طبیعت حضور کی نسبتاً اچھی ہے حضرت ام المومنین بھی اچھی ہیں۔

۱۶ مارچ۔ آج حضرت اقدس ۱۰ بجے کے قریب سیر کو تشریف لیگئے اور شام کو واپس آئے۔ الحمدللہ طبیعت اچھی ہے۔ ایک دوست کا خط آیا تھا۔ میں نے سنا ہے کہ حضور ناول پڑھنے کو ناپسند فرماتے ہیں اسلیے میں آئندہ ناول اور کوئی زائد کتاب نہیں پڑھا کرونگا جو اُسکا خط اس قسم کا لکھا ہوا تھا جس سے شبہ پڑتا تھا کہ اُن کی آئندہ ترقی میں روک نہ ہو اسلیے حضور نے الجواب لکھوایا۔

"میں غیر زبانوں کے ناولوں کو برا نہیں سمجھتا۔ ہاں انمیں توغل کو برا سمجھتا ہوں۔ بلکہ میرا تو خیال ہے کہ اصل زبان بھی ناولوں کے پڑھنے سے آسکتی ہے کیونکہ اس میں قریباً قریباً ایسی باتیں ہوتی ہیں اور ایسے الفاظ ہوتے ہیں جنکی ضرورت روزمرہ کے کاروبار میں پڑتی ہے۔ ہاں عشقیہ ناول کو میں بہت برا سمجھتا ہوں باقی زباندانی کے لیے میں خود بھی کبھی کبھی کوئی ناول پڑھ لیا کرتا ہوں۔ فرمایا۔ اردو میں ناول لکھنے والا کوئی نہیں۔ شرر نے کچھ ناول لکھے ہیں۔ اور ہمارے آجکل کے جتنے لوگ اسلامی تاریخ سے واقف ہوتے یہ سب شرر کے ناولوں کے پڑھنے والے ہیں۔ فرمایا۔ لوگ ان تین ناولوں کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ منصور اور موہنا۔ عزیز ورجنا۔ (اور تیسرا نام میں بھول گیا) لیکن میرے نزدیک ان ناولوں میں اُس نے اسلام کی ہتک کی ہے۔ مثلاً منصور کے متعلق وہ لکھتا ہے کہ ادھر تو اسلام کی گردن پر کند چھری چل رہی تھی اور ادھر وہ موہنا کے عشق میں پھرتا ہے۔ گویا وہ اپنے فرض منصبی کے پورا کرنے سے پہلوتہی کرتا ہے۔ اور یہ بات اُس نے صرف اپنے ناول کو دلچسپ بنانے کے لیے لکھی ہے۔ فرمایا ناول لکھنے والے جو قصہ کا رنگ اختیار کرتے ہیں اس سے بہتر ہے کہ وہ مکالمہ کا رنگ اختیار کیا کریں۔ اس موجودہ طریق میں جھوٹ کا ایک شائبہ پایا جاتا ہے اور اس سے انسان کو دھوکہ لگ جاتا ہے۔ چنانچہ مثال کے طور پر فرمایا۔ کہ بچپن میں میں نے ایک دفعہ ایک انگریز کا ناول پڑھا۔ اور وہ کہانی گھر میں بھی سنائی۔ مولوی عبدالکریم صاحب کی بیوی پر اسقدر اُس کا اثر ہوا کہ وہ اُٹھکر چلی گئیں اور نماز میں بہت دیر تک رو رو کر اُسکے ہیرو کے لیے دعا کرتی رہیں۔

پھر فرمایا۔ ہماری جماعت میں ایک ناول زمانہ مذاق کو مدنظر رکھتے ہوئے لکھا گیا ہے۔ اسپر ایک شخص نے کہ یہ جمع کیا (حضرت اقدس کی زندگی کا واقعہ ہے) اور کہا کہ ایسے کسی جلسہ میں نہیں جاؤنگا بلکہ جس جگہ وہ عورت رہتی ہے۔ وہاں جاکر اُسکی بابت کرونگا۔ کہ وہ بہت لائق ہے۔ اُسکو بہتیرا سمجھایا گیا کہ یہ ایک رنگ ہوتا ہے بات کے بیان کرنے کا۔ لیکن وہ ایک نہ مانے اور برابر یہی کہتا چلا جاوے کہ کیا پھر اس نے جھوٹ بولا۔

فرمایا۔ بس بہتر ہے کہ مکالمہ کا رنگ اختیار کیا جاوے۔

۱۷ مارچ :- آج حضور صبح سیر کو تشریف لیگئے حضرت ام المومنین ہمراہ تھیں - دن کا اکثر حصہ حضور نے جھکی کے کنارے پر گزارا - الحمد للہ کہ طبیعت نسبتاً اچھی ہے - نزلے کی کچھ شکایت ہے۔

ایک دوست شام کو کچھ باتیں پوچھ رہے تھے دوران گفتگو میں فرمایا کہ نبی سے نسیان اسلیے ہوتا ہے کہ تا ثابت ہو کہ وہ بھی انسانی نسل سے ہے اور اُس کا نمونہ پکڑا جاویگا - ورنہ لوگ کہدیں کہ یہ تو نسل انسانی سے بالا ہے - ہم اسکا نمونہ کیونکر پکڑیں۔

فرمایا :- آدم کے لیے قرآن میں نسیان کا لفظ آیا ہے ذنب اور اثم کا لفظ اُسکے لیے کہیں نہیں آیا - اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ وہ کوئی گناہ نہیں تھا جو آدم سے سرزد ہوا۔

۱۸ - مارچ :- آج رات کی گاڑی میں مفتی فضل الرحمٰن صاحب و مولوی عبد الرحمٰن صاحب - جب کسی اہم معاملہ میں مشورہ کے لیے آئے - اور صبح چونکہ بادل تھا - اور نیز ان مہمانوں کی خاطر بھی حضرت اقدس سیر کو تشریف نہیں لیگئے - ۱۰ بجے کے قریب حضور کو بخار ہو گیا - نزلے اور زکام کی شکایت بدستور ہے ۲ بجے کے قریب بارش بھی ہوئی - شام کی گاڑی سے ہر دو مہمان واپس قادیان تشریف لیگئے -

۱۹ مارچ :- آج بھی حضور کو کسی قدر تپ باقی ہے - تاہم خطبہ جمعہ حضور نے خود ہی بیان فرمایا - اور یہ دن چونکہ عوام نے ہڑتال کے لیے مقرر کر رکھا تھا حضور نے خطبہ میں بیان فرمایا کہ حقیقی اتحاد اسلام ہی میں رہکر پیدا ہو سکتا ہے انسانی بنائے قوانین حقیقی اتحاد پیدا نہیں کر سکتے -

ایک شخص غیر احمدی ملنے کے لیے آیا اُس نے اپنی چند خوابوں کی تعبیر پوچھی - چونکہ اُس نے خوابوں میں منذر نظر دیکھے تھے - اسلیے اُس نے سوال کیا کہ کیا واقعہ میں دنیا میں ایسا ہی ہو کر رہے گا - فرمایا :- کہ خواب دیکھنے والے دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں ایک وہ جو مامور اور اصلاح خلق کے لیے کھڑے کئے جاتے ہیں ان کی خوابیں تمام دنیا کے لیے ہوتی ہیں دوسرے عوام لوگ اور اُنکی خوابیں اکثر اپنی ذات یا اپنے تعلق داروں کے لیے ہوتی ہیں اور بسا اوقات خدا تعالیٰ کا اپنے فضل سے منذر خوابیں بتانے سے یہ غرض ہوتی ہے کہ خواب دیکھنے والا توبہ اور استغفار کر کے اُس تکلیف سے بچ جاوے۔

پھر اُس نے کہا کہ حضور چونکہ ستاروں کی گردش سے مجھ پر مصائب نازل ہو رہے ہیں - اسلیے میرے لیے دعا فرمائیں - فرمایا :- دعا انشاء اللہ کروں گا لیکن یہ ستاروں کی گردش نہیں - یہ اپنی شامت اعمال کا نتیجہ ہے - اسلیے توبہ و استغفار کرنا چاہیئے - عصر کے بعد میں اور دو دوست اور کسی کام سے باہر چلے گئے اور مغرب کے بعد واپس آئے - تو ہمنے چونکہ مغرب کی نماز نہیں پڑھی تھی اسلیے عشا کی اذان کے بعد ادا کر رہے تھے تو حضور اندر سے نماز کے لیے تشریف لے آئے - فرمایا کہ تین آدمی اور پھر اکیلے اکیلے نماز کے کیا معنی؟

حاضرین میں سے ایک نے عرض کیا کہ حضور یہ کہتے تھے کہ ایک جماعت کے بعد دوسری نہیں ہونی چاہیئے فرمایا یہ تو منع نہیں ناپسندیدہ ہے اور وہ بھی مسجد میں - کیونکہ اس طرح اگر الگ الگ نمازیں ہونے لگیں تو چند آدمی آئیں اور نماز پڑھیں - چل دیئے - پھر اور چند آئے اور جماعت کو کر کے چلدیئے - تو اسطرح جماعت کی اصل غرض جو ہے وہ مفقود ہو جاتی ہے - اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسکو ناپسند فرمایا ہے - لیکن یہ تو مسجد نہیں - (نماز اپنے قیام گاہ پر ہی ہوتی ہے) اور پھر یہ لوگ نماز مغرب کیوقت یہاں تھے بھی نہیں ❊ والسلام

خاکسار مفضل الرحمٰن از پٹھان کوٹ

درخواست دعاء خاکسار کے ماموں جناب مولوی محمد نواب خانصاحب ثاقب نائب ناظر مالیر کوٹلہ ۱۹ مارچ ۱۹۲۰ء کو سانپ نے ڈس لیا تھا مقام ماؤف کو فوراً داغ دیدیا جس سے خطرہ بفضلہٖ جاتا رہا - مگر تا حال علیل ہیں - احباب آپ کی صحت کے دعا فرمائیں

خاکسار مہر محمد خاں شہاب احمدی اسسٹنٹ اخبار الفضل قادیان دارالامان پنجاب

لالہ لاجپت رائے کا اعلانِ کفر

حضرت عرفانی کے قلم سے

لالہ لاجپت رائے ایک مذہبی انسان سے اب بالکل پولیٹیکل آدمی ہو گئے ہیں - انھوں نے اس تبدیلی میں بڑی ترقی کی ہے - وہ کہاں سے کہاں پہنچ گئے ہیں اس کا اندازہ ان کی اس پہلی تقریر سے ہوتا ہے جو انھوں نے ۲۶ فروری ۱۹۲۰ء کو لاہور کے بریڈلا ہال میں کی - لالہ لاجپت رائے کی بہ حیثیت ایک محب وطن ہونے کے ہر طرح عزت کرتے ہیں - لیکن نوجوانوں کے سامنے امریکہ سے واپس آکر انھوں نے جو تقریر کی اس ساری تقریر کو ان کے ایک جملہ نے نہایت ہی لغو اور بیہودہ بنا دیا ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ محض سیاسی مذاق انسان کو کسطرح پر روحانیت سے پرے پھینک دیتا ہے - لالہ صاحب فرماتے ہیں

"میں خوش ہوں کہ ہمارے ملک میں جو نقص تھا وہ اب دور ہو گیا - میں بڑی خوشی سے یہ بتاتا ہوں کہ تمھارا یہ خیال کہ تم نالائق ہو - غلط تھا واقعی بات یہ ہے کہ دنیا میں کوئی قوم تم سے بہتر نہیں تمھاری بدنصیبی کا راز محض تمھارا نفاق تھا اب جبکہ تمنے باہمی اتفاق پیدا کر لیا تو یہ کفر ہی ہو مگر میں کہتا ہوں کہ تمھاری ترقی کو اب خدا بھی نہیں روک سکتا"

نہایت تعجب اور افسوس کا مقام ہے کہ لالہ صاحب جو ایک زمانے میں خالص مذہبی آدمی تھے - اب اس درجہ گر گئے ہیں - کہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں پر ان کا ذرہ بھی ایمان معلوم نہیں ہوتا - کیا اللہ تعالیٰ کی طاقتیں ایسی کمزور اور بودی ہیں کہ وہ انسانوں کے ارادوں اور تجاویز پر کچھ بھی حکومت نہیں رکھتی ہیں اگر یہ نعرہ لالہ صاحب

آریہ اعتقاد سے کہا ہے تو خیر ہمکو اس پر زیادہ جرح قدح کی ضرورت نہیں - آریہ البشر کی حکومت وغیرہ کے کچھ ایسے ہی قائل ہیں - اگر سر دیشکھا پر عیشر کی ہستی کو مد نظر رکھکر کہا گیا ہے تو صاف ظاہر ہے کہ لالہ صاحب کو اب جنیے اپر ایمان نہیں رہا -

کیا وہ نوجوانوں کے اندر خدا پر ایمان - اور خدا پر توکل کے جذبہ کو دور کرکے چاہتے ہیں کہ ان کی رہنمائی کریں اگر ان کی رہنمائی کا یہی مقصد اور طریق ہوگا تو اس سے بدتر کوئی طریق نہیں - وہ حکومت وہ دولت وہ ترقی لاشے محض ہے - جو معرفت الٰہی سے پرے پھینکدے - سچ کہا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے

علم آں بود کہ نور فراست رفیق او

ایں علم تیرہ رو بہ پشیزے نمے خرم

ہمکو افسوس ہے کہ لالہ جپت رائے صاحب کی پبلک تقریر میں ایسے خیالات کا اظہار کیا گیا - وہ ملک اور وہ قوم کبھی حقیقی ترقی نہیں کر سکتی جو خدا کے انکار کی لعنت میں گرفتار ہو - یا اس کی فوق الفوق قدرتوں اور طاقتوں سے منکر ہو - لالہ صاحب بحیثیت ایک طلیق اللسان لیکچرار کے اس فتوے کو یوں بھی ادا کر سکتے تھے کہ اب جبکہ تم نے باہمی اتفاق پیدا کر لیا ہے تو میں کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت بھی ضرور تمہارے شامل ہوگی - کیونکہ اتفاق اس کی برکتوں کے جذب کا ایک ذریعہ ہے - مگر یہ بات معرفت الٰہی سے پیدا ہوتی ہے - جو افسوس کہ اس دہری انسان کے کلام میں نہیں پائی جاتی - لالہ صاحب اگر مردانہ جراءت اور دلیری سے اپنی اس غلطی کا اعلان کرکے لوگوں کو گمراہ ہونے سے بچائیں گے - تو انکی عزت یقیناً پہلے سے بڑھ جائیگی ؁

رباعی

یعنی نالہ گنہگار ہوں میں ٭ یہ بھی سچ ہے خطا کار ہوں میں

سب بجا ہے مرے مولا لیکن ٭ تیرا جویاں و طلبگار ہوں میں

میر محمد خاں صاحب شہاب احمدی

کیا ہندو مسلم اتحاد قائم ہو سکتا ہے؟

آج ہر طرف سے یہی آواز آرہی ہے کہ ہندو مسلم ایک ہو گئے ہیں - اور بطور دلیل کے انکا ہم آواز ہونا اور ان کا جلسوں میں شرکت کرنا پیش کیا جاتا ہے لیکن قابل غور ہے یہ مسئلہ کہ کیا اس کا نام اتحاد ہے اور کیا یہ عظیم الشان خلیج کو پُر کر دینے کیلئے کافی ہے جو ہندوؤں نے اپنے ہاتھوں سے ہمارے درمیان حائل کی تھی -

کیا چھوت چھات ہندو دنیا سے اٹھ گئی ہے اس سے بڑھکر ایک مسلمان کی کیا ہتک ہو سکتی ہے وہ جگہ جو کتوں کے جانے سے ناپاک نہیں ہو سکتی ایک عابد زاہد مسلمان کے ایک قدم رکھدینے سے بالکل ناپاک ہو جاتی ہے - کیا یہ مسئلہ مسلمانوں کے جذبات کو صدمہ نہیں پہنچاتا - ہندو مسلم لیڈر بیشک آپس میں صلح کریں - لیکن جب ایک باغیرت مسلمان کے ساتھ اسی قسم کا سلوک کیا جائیگا - وہ ضرور برغضب ہو جائیگا - اور قصر صلح اپنی بنیاد پر آگرے گا - وہ قوم جسکی نسبت ہندو ہمیشہ یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ وہ کھانے کی جس چیز کو ہاتھ لگا دے وہ چیز بیکار اور حرام ہو جاتی ہے (جگہ پھر بھی ہو وہ) وہ قوم جسکے متعلق یہ طرز عمل رکھا گیا ہو کہ وہ جس جگہ پلید ہو جاتی ہو کیا کسی عقلمند شخص کی سمجھ میں یہ امر آسکتا ہے کہ ہندو اس قوم سے اتحاد و محبت کا پیوند لگا سکتے ہیں اور اس قوم کی اس سے بڑھکر اور کیا گراوٹ ہو سکتی ہے - کہ جو اس قدر ذلیل ہو کر کسی قوم کے ساتھ محبت پیدا کرنی چاہیئے - پھر اس سے بڑھکر اور مزا یہ ہے کہ ہندوؤں نے عموماً اور آریہ سماج نے خصوصاً اسلام کے خلاف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بہت سا گندہ لٹریچر شائع کیا ہے - کیا ستیارتھ پرکاش اور کلیات وغیرہ کتب کے پڑھنے والے اس سے غافل ہیں؟

اور پھر یہ لٹریچر ابھی تک بند نہیں ہوا اور نہ ہوگا کیا مسلمان اسلام کی اس قدر توہین پڑھکر بھی اس اتحاد میں شامل رہ سکتے ہیں؟ کیا آریوں نے ستیارتھ کا وہ حصہ جو اسلام کے خلاف ہے جو قرآن کریم کے خلاف ہے - مسلمان بھائیوں کی خوشی کے لیے خارج کر دیا ہے؟ کیا وہ دیگر کتب جو سینکڑوں کی تعداد میں اسلام کے خلاف لکھی گئی ہیں - جلا دی گئی ہیں؟

جبکہ ہندوؤں اور آریوں کی کتب میں اسیطرح سے اسلام اور بانئے اسلام کی توہین موجود ہے تو کون سا غیور مسلم اس کی موجودگی میں ان سے اتحاد کر سکتا ہے؟

پس وہ لٹریچر - وہ چھوت چھات کے مسائل جبتک ہندو نہیں چھوڑیں گے یہ صلح کبھی پختہ صلح نہیں ہو سکتی ہندو مسلم لیڈروں کو یہ مسئلے بالکل صاف کر دینے چاہئیں تاکہ صلح کی بنیاد مضبوطی سے رکھی جائے ؎

اچھوت ذاتوں کو ترقی دینے کی اسکیم

جنوبی ہند میں اچھوت ذاتیں صدیوں سے نہایت عبرتناک ذلت کی زندگی بسر کر رہی ہیں ہمیں یہ دیکھ کر بہت مسرت ہوتی ہے کہ مدراس گورنمنٹ نے ان کو ذلیل حالت سے نکالنے کا تہیہ کر لیا ہے ایک پریس کمیونک کے دوران میں گورنمنٹ نے ظاہر کیا ہے کہ کل آبادی میں ۷ فیصدی سے زیادہ اور چھ ضلعوں میں ہر پانچ آدمیوں میں ایک آدمی ایسا ہے جو اعلیٰ ذات والے کے قریب چار فٹ سے زیادہ نہیں آسکتا گورنمنٹ بنگال نے اس افسوسناک حالت کو محسوس کرکے اُن کے لیے تعلیمی آسانیاں بہم پہنچانے کا ارادہ کر لیا ہے اور ظاہر کیا ہے کہ پنچم قوم کے لیے خاص وظائف جاری ہیں اور اسکے ساتھ یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ تمام سرکاری اسکولوں میں ان لوگوں کو داخل کیا جائے - اور اُسوقت تک پبلک فنڈ سے کسی سکول کو امداد نہ دیجائے - جبتک کہ اسکا اطمینان نہ کر لیا جائے کہ اس میں پنچا قوم کے بچے داخل کیے جا سکیں - اسکے بعد پانی کی بہم رسانی کی اُن مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے - جو ان لوگوں کو برداشت کرنی پڑتی ہے - یہ تجویز کیا ہے کہ اُن کے لیے پانی کا

ہر جگہ خاص انتظام کیا جائے۔ اس اسکیم پر عملدرآمد کرنے کے لیے جماعت مزدوری کا ایک کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔ جس کا فرض صرف یہ ہوگا کہ اُن کی ترقی میں کوشاں رہے یہ توقع کی جاتی ہے کہ اس کی نگرانی میں ایک پورا عملہ قائم ہوگا۔ جو ان کے لیے پانی کی بہم رسانی۔ تعلیمی ترقی اور دیگر ذرائع فلاح میں جو خود وہ تجویز کریں کے کوشاں ہوگا۔" (اقبال)

پرنس آف ویلز بہادر کا خیر مقدم!

ہز رائل ہائینس پرنس آف ویلز کی تشریف آوری ہند کے متعلق ذیل کی کمیونک تیار ہوئی ہے۔ ہز رائل ہائینس کی آمد کے سلسلہ میں جو انتظامات ہونیوالے ہیں وہ گورنمنٹ ہند کے صیغہ سیاسی کے سپرد کر دیئے گئے ہیں۔ ہز ایکسلینسی وسیرائے نے ایک ایڈوائزری کمیٹی مقرر فرمائی ہے جو پولیٹیکل سکریٹری کے ساتھ ملکر پرنس آف ویلز بہادر کے دورہ اور دہلی میں اُن کے خیر مقدم کی رسوم انجام دینے کے لیے منتخب ہوئے ہیں۔

مہاراجہ گوالیار۔ مہاراجہ بیکانیر۔ مہاراجہ پٹیالہ انریبل سٹر سر نیدر ناتھ بنرجی۔ انریبل سر ڈنشا واچا انریبل ملک سر عمر حیات خان ٹوانا۔ انریبل میجر جنرل سر سکمنی کرک خننگ۔ میجر جنرل سی ڈبلیو جی رچرڈسن۔ برگیڈیر جنرل ڈبلیو ڈی ویگن۔ انریبل مسٹر سی اے بیرن۔ مسٹر ایچ ٹی کیلنگ۔ مسٹر جی اے سی جلبس۔ لفٹنٹ کرنل آر ڈی ٹی۔ میجر جے میکنزی اور برگیڈیر جرل کے دگرم۔ مسٹر جے ایف دے مانت مرفیس اس کمیٹی کے سکریٹری ہیں۔ (اقبال)

رُباعی

دین سے ہوگئی غافل دنیا
ہوگئی دین میں حائل دنیا
احمدیت میں خدا کو پایا
دیکھتی رہ گئی جاہل دنیا

مہر محمد خاں شہاب احمدی مالیر کوٹلوی اسسٹنٹ اخبار الفضل

پیغامی غیر احمدیوں میں جذب ہو رہے ہیں

آئے دن پیغامیوں کے امیر کی طرف سے غیر احمدیوں سے ملکر کام کرنے کے لیے تحریکات ہوتی رہتی ہیں۔ حال میں ایک اشتہار در بارہ اتفاق اہل اسلام مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ جس کا جواب اب غیر احمدیوں کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ میں بغیر کسی مزید حاشیہ کے اسکو درج اخبار کر دیتا ہوں اس سے ناظرین خود یہ اندازہ لگا سکینگے کہ غیر احمدیوں کی طرف سے جو شرائط صلح پیش کیے گئے ہیں وہ کیسے ہیں۔ اور وہ کیا چاہتے ہیں۔

کھلی چٹھی بنام مولوی محمد علی صاحب بالقابہ امیر جماعت احمدیہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا رب والا

السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

آپ کا اشتہار در بارہ اتفاق اہل اسلام خوب غور سے پڑھا گیا۔ واقعی مسلمان فرقہ بندی چھوڑ کر افراط و تفریط سے منہ موڑ کر واعتصموا بحبل اللہ جمیعا و لا تفرقوا پر عمل کریں اور حقیقی اسلام کی اشاعت میں بدل و جان کمربستہ ہو کر زر و مال نثار کریں تو یہ مبارک کام ہوگا مگر جناب پر بخوبی روشن ہے کہ جب جناب مرزا صاحب آنجہانی نے شروع میں اسلامی خدمات کا بیڑا اُٹھایا تھا اور غیر مذاہب کے مقابلہ میں سینہ سپر ہوئے تھے تو تمام مسلمانوں نے لبیک کہکر کافی مدد دی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُنھوں نے محدثیت کا دعویٰ کیا اور رفتہ رفتہ مہدی مسعود و مسیح موعود بروزی ظلی نبی آخر کار حقیقی نبی بن بیٹھے۔ ایسے الہامات و مکاشفات شائع فرمائے جو عقائد کافہ مسلمین کے برخلاف تھے جس سے علمائے کرام اہل سنت و اہل تشیع بدظن ہو گئے اور کفر تکفیر تک نوبت پہنچی اور جناب مولوی نور الدین صاحب احمدی نے اعلان کر دیا کہ ان کا اسلام اور ہے اور ہمارا اسلام اور۔ مگر مسلمانوں نے اسکی پرواہ نہ کر کے آپکے انگریزی قرآن شریف کی اشاعت میں کافی حصہ لیا اور جناب نے اس قرآن شریف میں بھی وفات اور معجزات مسیح علیہ السلام کے بارے میں داخل کر دیئے اور آپ ہمیشہ احمدیت پھیلاتے رہے ہے مگر سادہ لوح مسلمانوں نے اسکو نہ سمجھا اور ہمیشہ اشاعت اسلام کا نام سنکر چندے دیتے رہے اب پھر جناب نے حلفیہ اشتہار میں مرزا صاحب کو مجدد اور مسیح موعود قرار دیکر ان کا نبوت سے انکار شائع فرمایا ہے اور اشاعت اسلام کیواسطے مسلمانوں کو دعوت دی ہے۔ اسلیے حضور والا کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر جناب خلوص دل سے مسلمانوں کا اتفاق کرانا چاہتے ہیں تو آپ ایک احمدی عالم و فاضل لیڈر اور امیر قوم و جماعت ہونے کی حیثیت سے جناب مرزا صاحب آنجہانی کے تمام دعاوی الہامات و مکاشفات و استعارات الوہیت و ابنیت و الزامات توہین نبوت کے جو مخالف کتاب اللہ و سنت کے ہیں کماحقہ تشریح فرماویں یا اُن کو اُنکی تصانیف میں سے نکال ڈالیں۔ نماز پنجگانہ و نماز جنازہ ملکر پڑھیں رشتہ و ناطہ دوبارہ قائم کرا دیں اور شیر و شکر ہو کر گلے ملجائیں تب مسلمانوں کی تسلی ہو سکتی ہے۔ جبتک یہ عقائد و الہامات و تحریرات جناب مرزا صاحب کی تصانیف میں درج ہیں غیر احمدی اور احمدی کا ملاپ میل جول ناممکن ہے۔ جبکہ تمام غیر احمدی مسلمان جناب مرزا صاحب کے تمام دعاوی مہدویت مسیحیت و نبوت و الوہیت سے منکر ہیں اور ان کا اسلام اور ہے اور آپکا اسلام اور۔ تو پھر کسطرح اشاعت اسلام کی آڑ میں مسلمانوں سے زر چندہ کی امید رکھ سکتے ہیں اور کس اسلام کی آپ تبلیغ کرنا چاہتے ہیں؟ (ذوالفقار)

۲۷ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء یوم شنبہ بوقت ۱۱ بجے دن حضور سیدی مولائی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ بخیر و عافیت تمام دارالامان پہنچ گئے۔ (الحمد للہ)

ڈائری

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

۲۰ مارچ:- آج حضرت اقدس کو بخار سے افاقہ ہے لیکن زکام اور گلے کی تکلیف بدستور ہے آج حضور سیر کو صبح ۸ بجے تشریف لیگئے۔ اور ۱۰ میل تک تانگے پر گئے۔ مغرب کیوقت واپس تشریف لائے۔ بوجہ دو دن بخار آنیسے کچھ تھکاوٹ ہو کر رات کو پھر تکلیف ہوئی۔

۲۱ مارچ:- گلے میں تکلیف نسبتاً زیادہ ہے زکام بھی بدستور ہے۔ بخار سے آرام ہے۔ صبح ۷ بجے تانگے پر حضور سیر کو گئے۔ حضرت ام المومنین ہمراہ تھیں ادھو پور اور شاہ پور کنڈی تک گئے اور مغرب کیوقت واپس تشریف لائے شیخ عبدالسبحان صاحب سکول ماسٹر پورٹ بلیر (انڈمان) قادیان سے ملنے کیلئے آئے فرمایا:- عموماً ہماری جماعت کے لوگوں کو دو قسم کے ابتلا آتے ہیں۔ ایک تو وہی جو بزدل ہوتے ہیں۔ وہ بھی نہیں ٹھہر سکتے۔ دوسرے وہ جو زیادہ تر اپنے الہامات کے پیچھے پڑتے ہیں فرمایا یہ نبوت کا زمانہ ہے سورج کے سامنے جو ستارہ نکلیگا وہ ماند ہی ہوگا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ کو ہم دیکھتے ہیں کہ صحابہ اپنے کشف اور رؤیا بہت کم بیان کیا کرتے تھے۔ کیا ان کو کشف نہیں ہوتے تھے؟ ہوتے اور ضرور ہوتے تھے لیکن وہ بہت چھپاتے تھے۔

۲۲ مارچ:- آج الحمد للہ کہ حضور کی طبیعت نسبتاً صاف ہے۔ صبح ۷ بجے حضور سیر کو راوی پر تشریف لیگئے اور مغرب کے قریب واپس آئے

۲۳ مارچ:- طبیعت صاف ہے، صبح سیر کو تشریف لیگئے۔ اور مغرب کے قریب واپس آئے اور فرمایا کہ آج کی سیر بہت عمدہ ہوگی۔ کوئی تھکان اور بوجھ طبیعت میں پیدا نہیں ہوا۔

۲۴ مارچ:- گلے میں کچھ تکلیف ہے۔ صبح سیر کو تشریف لیگئے۔ اور مغرب کے قریب واپس آئے

(فضل الرحمن)

پانچ پونڈ کا جعلی نوٹ

بنک آف انگلینڈ کے پانچ پاؤنڈ کے جعلی نوٹوں کے متعلق عوام کی واقفیت کے لیے یہ اعلان کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے تاکہ لوگ ان نوٹوں کے قبول کرنے سے محترز رہیں کیونکہ ممکن ہے اس قسم کے جعلی نوٹ بالشویک روس سے اس ملک میں پہنچ جائیں اسی قسم کا ایک نوٹ جو اور ٹیلیہ میں وصول ہوا ہے مشتبہ کاغذات کے متعلق گورنمنٹ اگزیمنر کے پاس معائنہ کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل امور سے جعلی نوٹوں کی شناخت ہو سکتی

(۱) اصلی نوٹ سے جعلی نوٹ کی تقطیع کسیقدر کم ہے اصلی نوٹ فقط لنڈن میں قابل ادائیگی ہیں لیکن جعلی نوٹ ہل اور لنڈن دونوں جگہ قابل ادائیگی بنائے گئے ہیں۔

(۲) جعلی نوٹ زردی مائل خاکی روشنائی سے چھاپا گیا ہے۔ اصلی نوٹ مختلف قسم کی روشنائی سے چھاپا گیا ہے۔

(۳) جعلی نوٹ معلوم ہوتا ہے کہ دو مختلف ٹھپوں سے چھاپا گیا ہے ایک ٹھپے میں عام لکھائی چھاپی گئی ہے اور دوسرے ٹھپے میں دائیں اور بائیں اوپر سے کو نوٹ کے نمبر جعلی قلم میں درج ہیں +

(۴) جعلی نوٹ کا آبی نشان نوٹ چھاپنے کے بعد کاغذ پر دھات کی پلیٹ کے ذریعہ ڈالا گیا۔

(۵) اصلی نوٹ کا فقط ایک کنارہ کاٹا جاتا ہے لیکن جعلی نوٹ کے چاروں کنارے کٹے ہوئے ہیں۔

(۶) خوردبین سے معلوم ہوتا ہے کہ جعلی نوٹ کا کاغذ اصلی نوٹ سے بالکل مختلف ہے۔ کاغذ کی بناوٹ کو بغور دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نوٹ کے اوپر کی نہایت باریک اور نرم لکیریں پڑی ہوئی ہیں جس سے ظاہر ہے کہ کاغذ بانس کے ریشے سے تیار کیا گیا ہے جعلی نوٹ اگرچہ عجیب ہیت کے ہیں لیکن اکثر لوگ خاصی طرح دھوکہ کھا سکتے ہیں۔ خاصکر وہ لوگ جو اصلی نوٹوں سے اچھی طرح مانوس نہیں آسانی سے فریب میں آسکتے ہیں +

(پبلسٹی کمیٹی لاہور)

احمدیت کی تاریخ مالابار میں

گزشتہ سے پیوستہ

۱۹۱۵ء میں مالابار کے احمدیوں کو بہت تکلیف ہوئی۔ اگست ۱۹۱۵ء میں پی محمد کنجی احمدی دو تین احمدیوں کے ساتھ پدیا اسلام مسجد میں نماز پڑھنے جایا کرتا تھا۔ مسجد کے ملاں نے کہا کہ تم یہاں آکر نماز نہ پڑھا کرو۔ مگر محمد ۱۵ اگست کو پھر وہاں نماز پڑھنے چلا گیا۔ مغرب کی نماز کا وقت تھا یکدم لوگ ٹوٹ پڑے اور اسکو مارنا شروع کر دیا۔ حتی کہ لوگوں میں مشہور ہو گیا کہ وہ مر گیا۔ وہ اجتماع جو اس غریب احمدی کو مارنے کے لیے جمع تھا اسکی نسبت دو ہزار کا اندازہ کیا گیا۔

کنانور کی مالی حالت بہت کمزور تھی انھوں نے روپے کی مدد کیلیے ایک تار رنگون میں ۱۸ اگست ۱۹۱۵ء کو اے عبدالقادر کو دی۔ جسکا مضمون یہ تھا۔

ایک احمدی کو مار کے شمار نے ادھوا کر دیا ہے۔ مقدمہ چل رہا ہے اسکی مدد کرو پچاس روپیہ بذریعہ تار بھیجو "

احمدیوں کی طرف سے دس آدمیوں پر مقدمہ چلایا گیا غیر احمدیوں نے بھی پانچ احمدیوں پر مقدمہ چلا دیا۔ اور اس مقدمہ بازی کے لیے ایک فنڈ کھول دیا۔ غیر احمدیوں کا تیرہ سو روپیہ خرچ ہوا۔ اور احمدیوں کا چھ سات سو۔ غریب محمد کنجی بیس یوم ہسپتال میں رہا۔

۲۰ اگست کو ایک اور واقعہ ہو گیا۔ کے ایس حسن کا ایک چھوٹا بچہ فوت ہو گیا۔ راجہ صاحب نے حکم دیا کہ یہ لوگ کافر ہیں اور کسی مقبرے میں ان کا جنازہ دفن نہیں ہو سکتا تب احمدیوں نے ایک درخواست بچے کے دفن ہونے کے لیے دی۔ اس درخواست کے بعد مجسٹریٹ میونسپل چیئرمین۔ تحصیلداران صاحبان راجہ صاحب کے پاس گئے

کہ کوئی اور جگہ دریافت کریں - راجہ صاحب نے کہا کہ تمام قبرستان ہمارے ہیں ہم اجازت نہیں دیتے - کیونکہ قاضی صاحب نے کفر کا فتویٰ دیدیا ہے کہ یہ لوگ کافر ہیں جبتک قاضی صاحب ان کو مسلمان ہونے کا فتویٰ نہ دیں - ہم دفن نہ ہونے دینگے -

وہ بچہ اُس دن دفن نہ ہوا - اور پڑا رہا -

آخر دوسرے دن حکام نے فیصلہ کیا ایک قبرستان ڈو میل کے فاصلے پر ہے - حکام نے کہا لوگ اس میں دفن ہوتے ہیں اس میں دفن کردو - قریباً ۵ ہزار آدمی تکرار کے لیے جمع ہو گئے - احمدی صرف ۹ موجود تھے - اور وہ بھی نو احمدی اس موقع پر سرکل انسپکٹر صاحب پولیس انسپکٹر پولیس - تحصیلدار صاحب - مجسٹریٹ صاحب - میونسپل چیرمین اور ۲۵ کنسٹبل ...... ہتھیار لگا کر پوری وردی میں ساتھ تھے - جنازے کے دونوں طرف آگے پیچھے پولیس ہی پولیس تھی - دو میل تک اسی شان سے جنازہ گیا - کئی ہزار مخالف ساتھ تھے - مگر کسی کو فساد کرنے کی جرأت نہ ہوئی -

خیر قبرستان پہنچے - وہاں گورکن نہ ملے - آخر خان بہادر ممی کنجی صاحب میونسپل چیرمین نے سب سے پہلے کدال لیکر قبر کھودنی شروع کی - یہ دیکھکر جھٹ تحصیلدار صاحب نے کہا نہیں نہیں آپ نہ کھودیں میں کھودتا ہوں - ان سے دوسرے افسر نے لے لی - اسطرح جب اسکی ابتداء حکام کی طرف سے ہوئی - تب جا کر گورکن ملا - اور وہ بچہ چار بجے شام کے دفن کیا گیا - اور سرکار انگریزی کی طاقت کی وجہ سے فساد نہ ہوا - اسکے بعد پولیس نے سب احمدیوں کو ان کے گھر پہنچا دیا -

اس واقعہ سے چند دن بعد راجہ صاحب نے ایک اور آرڈر دیا - کہ کوئی دوکاندار کسی احمدی کے ہاتھ کوئی چیز فروخت نہ کرے ورنہ اس کی میت خراب کی جائیگی - اس کو بھی قادیانی خیال کیا جائیگا - مساجد سے بالکل نکالدیا جائیگا - اور کسی قبرستان میں دفن نہیں کیا جائیگا - اس طرح سے ایک ظلم کا میدان کھول دیا گیا - حتی کہ اس سے قبل بہت سے لوگوں کی بیویاں چھینی جا چکیں تھیں - ان کو گھر سے نکالدیا گیا تھا -

اخبارات میں چرچے ہونے لگے - شور مچ گیا ان اخبارات کو پڑھکر گورنمنٹ کو توجہ ہوئی قادیان سے لفٹیننٹ گورنر پنجاب کی معرفت گورنمنٹ اس کو توجہ دلائی گئی

۱۴ ستمبر ۱۹۱۵ء

۱۴ ستمبر کو کلکٹر صاحب بہادر خود تشریف لائے - اور مسٹر ہل صاحب اسسٹنٹ کلکٹر کو حکم دیا اور تاکید کی کہ آپ احمدیوں کے لیے جگہ تلاش کریں جسمیں مسجد اور مقبرہ بنالیں - مسٹر ہل صاحب نے احمدیہ جماعت کے ممبروں کو بلایا - اور کے ایم ابراہیم صاحب سے مندرجہ ذیل گفتگو کی -

مسٹر ہل تم لوگ اور راجہ آپسمیں صلح کرلو -

ابراہیم صاحب :- ہم صلح کیلئے تیار ہیں - نماز چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہیں - اور راجہ بغیر اسکے ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں -

مسٹر ہل دینی معاملات میں ہمارا دخل نہیں ہے لیکن صلح بہتر ہے - کسی کو کوئی صدمہ نہ ہوگا کوئی راہ ہے تو ڈھونڈلو - آپ ان کی مسجد میں کیوں جاتے ہیں ؟ کیا آپ ان لوگوں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں ؟

ابراہیم صاحب مسجد کسی کی ذاتی ملکیت نہیں ہر بلکہ ہر ایک مسلمان کے لیے یکساں ہے - اسلیے ہم جاتے ہیں مگر ہم نماز ان کے پیچھے نہیں پڑھتے -

مسٹر ہل - نماز نہ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تم دوسری قوم ہو - جیسے غیر احمدی کہتے ہیں -

کے ابراہیم صاحب - ہم تو پکے مسلمان ہیں نماز اسلیے انکے پیچھے نہیں پڑھتے کہ انھوں نے ہمکو کفر کا فتویٰ دیدیا ہے - اور ہمارے مذہب کا ایک اصول ہے کہ مومن کو کافر کہنے والا خود کافر ہوتا ہے اسلیے ہم کافر کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے -

مسٹر ہل - اچھا تم کو ایک زمین دیجائے تو تم نماز اور مقبرہ وہاں کرلوگے ؟ اور یہاں کتنے احمدی ہیں

ابراہیم - بیشک ملے تو ہم وہیں مسجد اور مقبرہ بنائینگے - اور احمدی ممبران کا کوئی رجسٹر نہیں ہے - اندازاً ایک سو کے قریب ہوں گے - مگر ممکن ہے کہ زیادہ ہوں - لوگوں کے ظلم کے خوف سے اپنے آپ کو ظاہر نہ کرتے ہوں -

مسٹر ہل :- اچھا آپ لوگوں کے پاس کوئی زمین ہے

مسٹر ابراہیم - ہاں میرے پاس ایک ٹکڑا زمین ہے

مسٹر ہل - کیا تم دیسکتے ہو - اور کیا اسکا کوئی حصہ دار بھی ہے - وہ بھی قبول کرے گا -

کے ابراہیم - ہاں میری ایک ہمشیرہ اس میں شریک ہے امید ہے وہ قبول کریگی

مسٹر ہل - اچھا میں کل اور مسٹر وینڈل صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس اور مسٹر ڈلس ڈی - اے - ایس - پی جگہ دیکھنے کو آئیں گے -

یہ وہ گفتگو تھی جو مسٹر ہل صاحب نے جگہ دیکھنے سے ایکدن قبل احمدی جماعت کے ممبروں اور انکے نمائندے مسٹر کے - ایم ابراہیم کے ساتھ فرمائی

(باقی دارد)

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی سیالکوٹ کو تیاری

حضرت اقدس حضرت خلیفۃ المسیح غالباً ۱۴ ماہ اپریل کو سیالکوٹ تقریر فرمانے کے لیے تشریف لیجائینگے مبارک ہیں اہل سیالکوٹ جنکو کئی سالوں کے بعد ایک عظیم الشان روحانی انسان کے قدوم میمنت لزوم سے اپنے شہر اور اپنے وطن کو مشرف کرنیکا موقع ملے گا - مبارک ہے وہ جو اس شہزادہ امن سے - امن اور نور حاصل کرے -

احباب توسیع اشاعت میں کوشش فرمائیں

الحکم کے مربی

اس سے قبل میں ناظرین الحکم میں سے اس مکرم و معظم کا ذکر الحکم میں کر چکا ہوں جنھوں نے یہ لکھا تھا کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقریر کی وجہ سے آئندہ ہمیشہ عٰللہ روپے سالانہ قیمت ادا کیا کروں گا۔ خواہ ایک پرچہ ہی مجھے کیوں نہ ملے"

اسکے بعد اس بزرگ کا ذکر بھی الحکم کے کالموں کو مزین کر چکا ہے جنھوں نے پانچ روپیہ ماہوار الحکم کو دینا منظور فرمائے"

آج میں مخدوم مکرم خاں صاحب بابو فرزند علی خانصاحب ہیڈ کلرک قلعہ فیروز کا ذکر نہایت ہی اخلاص سے کرتا ہوں آپ کو خدا تعالیٰ نے بہت سی نیکیوں میں سابق بالخیرات ہونے کی توفیق دی ہے۔ آپ کا تازہ آمدہ خط الحکم کیلیے نہایت خوشی کی خبر لایا ہے۔ آپنے ۱۲ خریدار الحکم کو عطا فرمائے ہیں جزاک اللہ احسن الجزا۔

آپ نے اپنے خط میں جس اخلاص و محبت کا ذکر کیا ہے وہ بڑے ہی شکریہ کا مستحق ہے۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے خانصاحب موصوف کو۔ اگر اس دل و جگر کے چالیس آدمی اور پیدا ہو جاویں تو الحکم میں ایک نئی زندگی پیدا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ احباب کے دل کھول دے۔ (آمین)

جماعت کو ابھی سے تیاری کرنی چاہیئے

مختلف حلقوں سے ہمارے خلاف آوازیں آتی رہتی ہیں بعض انیں سے ہماری تعداد کے خلاف بھی آواز اٹھاتے ہیں۔ اور قلیل التعداد لوگوں میں شمار کرتے ہیں۔ اور ہمارے حقوق کو چھیننے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمکو اپنے حقوق کی حفاظت کیلیے ضرورت ہے کہ ابھی سے اس کی تیاری میں لگ جائیں کہ جبکہ سنہ ۱۹۲۱ء میں ہندوستان کی مردم شماری ہوگی اُسوقت وہ اپنے ناموں کے ساتھ احمدی لکھوائیں گے۔ سکرٹری صاحبان اور دیگر تمام پڑھے لکھے آدمیوں کا یہ فرض ہے کہ وہ تمام دوسرے ناواقف اور ان پڑھ لوگوں کو ہدایت کریں کہ وہ اپنے نام کے ساتھ احمدی درج کرائینگے۔ اور اسطرح سے باقی جس قدر انکے گھر میں احمدی ہیں ان کے نام کے ساتھ بھی احمدی ہی لکھوائینگے۔

اس امر کی جہاں ہمکو اسلیے ضرورت ہے کہ ہمارے حقوق زائل نہ ہوں۔ وہاں اسلیے بھی ضرورت ہے کہ ہم اس سے اپنی ترقی کی رفتار معلوم کرینگے دیگر تمام جماعتیں اس مردم شماری کے لیے ابھی سے کوشش کر رہی ہیں۔ پس جماعت کو ابھی سے ہمت کرنی چاہیئے۔ اور جلد اس کام کو مکمل کرنا چاہیئے۔

الحکم میں نماز جنازہ کی درخواست کیلیے وصیت

بھائی محمد علی صاحب احمدی سیال کوٹی کی والدہ صاحبہ جو کہ نہایت پر جوش احمدی تھیں فوت ہوگئیں ہیں۔ اُنھوں نے اپنی وفات سے قبل اپنے بیٹے محمد علی صاحب سے وصیت کی کہ میرے جنازے کے لیے بذریعہ اخبار الحکم احمدی احباب کو عرض کرنا کہ وہ میرا جنازہ غائب پڑھیں بھائی محمد علی صاحب نے دفتر میں لکھا مگر کسی غلطی سے یہ جنازہ درج اخبار نہ ہو سکا جسکی وہ حضرت خلیفۃ المسیح کے پاس شکایت کرنے میں کہ حضرت صاحب ایڈیٹر الحکم کو ہدایت فرما دیں تاکہ میری والدہ کی وصیت پوری ہو سکے۔

اس واقعہ سے اس مرحومہ کی اس محبت کا پتہ بھی لگ سکتا ہے جو اس کو الحکم کے ساتھ تھی۔

میں تمام ناظرین الحکم کو مرحومہ کے جنازہ غائب پڑھنے کے لیے توجہ دلاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اسکو جنت میں بڑے بڑے درجات عطا فرمائے۔ مرحومہ کوٹلی بچی ضلع سیالکوٹ کی تھی۔

معذرت

اخبار اپنے وقت پر چھپ نہ سکا جس کا مجھے از حد افسوس ہے۔ اسکی وجہ کوئی میری سستی نہ تھی بلکہ کاغذ ختم ہو گیا تھا۔ اور میں نے کاغذ منگوانے کے لیے قادیان سے آدمی بھیجا۔ مگر لاہور میں کاغذ ہی نہیں تھا۔ کئی دن انتظار شدید کے بعد لاہور میں کاغذ آیا۔ تب میرے آدمی نے کاغذ خریدا۔ جیسے ہی میرے پاس کاغذ آیا۔ میں نے طبع کرا دیا۔

اب کاغذ کا کافی سٹاک جمع ہو گیا ہے۔ انشاء اللہ الحکم اب وقت پر پہنچتا رہے گا۔

ناظرین

الحکم کو عروج کو پہنچانیکے لیے بہت سی تجاویز زیر غور ہیں۔ خدا تعالیٰ سے بڑی تضرع سے دعائیں ہیں کہ الحکم جسکو مسیح موعودؑ نے اپنا بازو فرمایا ہے۔ نہایت آب و تاب اور شان و شوکت آپکے دست مبارک میں پہنچا کرے پس اسکے لیے آپکی توجہ اور سعی کی سخت ضرورت ہے کاش آپ اس کی توسیع اشاعت میں خاص طور سے کوشش فرمائیں۔ تاکہ مسیح موعود علیہ السلام کا بازو دوبارہ ایک نئی دھج اور شان سے نکلے۔ اگر آپ کو اسکو اسی عروج اور بام ترقی پر دیکھنا منظور ہے تو اسکے لیے یہی ایک تجویز ہو سکتی ہے کہ آپ توسیع اشاعت میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں

([illegible] آمین)